42

بنی اسرائیل اور غیر پیغمبروں کے حالات

تاریخ انبیاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۴۲

تحریر **حیدررضا** ولد **ابوجعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؐ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰے اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاءؑ"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمدؒ باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاءؑ اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاءؑ کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاءؑ اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاءؑ کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَنَجَّيْنَٰهُ وَلُوطًا إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعَٰلَمِينَ ٧١ وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ ۖ وَيَعْقُوبَ
نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَٰلِحِينَ ٧٢ وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ
ٱلْخَيْرَٰتِ وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءَ ٱلزَّكَوٰةِ ۖ وَكَانُوا۟ لَنَا عَٰبِدِينَ ٧٣ وَلُوطًا ءَاتَيْنَٰهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَ
نَجَّيْنَٰهُ مِنَ ٱلْقَرْيَةِ ٱلَّتِى كَانَت تَّعْمَلُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمَ سَوْءٍ فَٰسِقِينَ ٧٤ وَأَدْخَلْنَٰهُ فِى
رَحْمَتِنَآ ۖ إِنَّهُۥ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ٧٥ وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ فَنَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥ
مِنَ ٱلْكَرْبِ ٱلْعَظِيمِ ٧٦ وَنَصَرْنَٰهُ مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمَ سَوْءٍ
فَأَغْرَقْنَٰهُمْ أَجْمَعِينَ ٧٧ وَدَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِى ٱلْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ ٱلْقَوْمِ ۖ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَٰهِدِينَ ٧٨ فَفَهَّمْنَٰهَا سُلَيْمَٰنَ ۚ وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوُۥدَ ٱلْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَٱلطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَٰعِلِينَ ٧٩ وَعَلَّمْنَٰهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم
مِّنۢ بَأْسِكُمْ ۖ فَهَلْ أَنتُمْ شَٰكِرُونَ ٨٠ وَلِسُلَيْمَٰنَ ٱلرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِى بِأَمْرِهِۦٓ إِلَى ٱلْأَرْضِ
ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عَٰلِمِينَ ٨١ وَمِنَ ٱلشَّيَٰطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُۥ وَيَعْمَلُونَ
عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَكُنَّا لَهُمْ حَٰفِظِينَ ٨٢ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ
ٱلرَّٰحِمِينَ ٨٣ فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ فَكَشَفْنَا مَا بِهِۦ مِن ضُرٍّ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَٰبِدِينَ ٨٤ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ٨٥ وَ
أَدْخَلْنَٰهُمْ فِى رَحْمَتِنَآ ۖ إِنَّهُم مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ٨٦ وَذَا ٱلنُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَٰضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ٨٧
فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ وَنَجَّيْنَٰهُ مِنَ ٱلْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُۨجِى ٱلْمُؤْمِنِينَ ٨٨ وَزَكَرِيَّآ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ
رَبِّ لَا تَذَرْنِى فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَٰرِثِينَ ٨٩ فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ وَوَهَبْنَا لَهُۥ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُۥ
زَوْجَهُۥٓ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا۟ لَنَا خَٰشِعِينَ ٩٠
وَٱلَّتِىٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَٰهَا وَٱبْنَهَآ ءَايَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ٩١ إِنَّ هَٰذِهِۦٓ
أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُونِ ٩٢

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

بنی اسرائیل اوران کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ

اس کتاب کو شروع کرنے سے پہلے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس میں کئی مختلف بادشاہوں اور غیر پیغمبروں کے واقعات ہیں جو شاہید پڑھنے والے کو ایسا محسوس ہو کہ ایک ہی واقعہ مختلف طرح سے بیان کیا گیا ہے، جبکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ کئی دفعہ کئی قوموں میں ایک جیسے واقعات وجودہ میں آئے جو کہ مختلف دُور میں واقع ہوئے ہیں۔ مثلاً دولت کے حوالے سے کئی ظلم بادشاہ گزرے ہیں جنہوں نے اپنی قوم پر ایک ہی جیسے ظلم کئے جس میں مردوں کو قتل کر دینا اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔ تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ یہ ایک ہی بادشاہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ اسی لئے ہم یہاں پر ہر روایت کو اس کے مکمل حوالے سے پیش کر رہے ہیں جس سے پڑھنے والے کو اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس دُور کی بات ہو رہی ہے۔

شیخ طبری علیہ الرحمہ اور دوسرے مفسرین نے عباس سے روایت کی ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد برصیصا نامی تھا جس نے اپنے معبُود کی اس درجہ عبادت کی کہ مستجاب الدعوات ہو گیا۔ لوگ بیماروں اور دیوانوں کو اس کے پاس لاتے وہ دُعا کرتا اور وہ شفا پاتے۔ اتفاقاً اس زمانہ کے شرفا میں سے کوئی عورت دیوانگی میں مبتلا ہوئی لوگ اُس کو اُس عابد کے پاس لائے۔ اُس عورت کے کئی بھائی تھے۔ انہوں نے عورت کو علاج کے لئے اُس عابد کے پاس چھوڑ دیا۔ عابد کو شیطان نے ورغلایا اور اُس نے اُس عورت سے زنا کی۔ وہ حاملہ ہوئی تو رسوائی کے خوف سے اُس نے عورت کو مار ڈالا اور دفن کر دیا۔ اُدھر شیطان اُس کے بھائیوں کے پاس پہنچا اور ہر ایک سے

سب ماجرا بیان کر دیا اور بتایا کہ عابد نے عورت کو فلاں مقام پر دفن کیا ہے۔ بھائیوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اس کا ذکر کیا اور یہ خبر مشہور ہو گئی اور بادشاہ وقت تک پہنچی۔ بادشاہ اور تمام لوگ اُس کے عبادت خانہ میں پہنچے دریافت کیا تو اُس نے جُرم کا اقبال کیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو دار پر کھینچ دیا جائے۔ جب لوگ اس کو سُولی دینے کے واسطے لائے تو شیطان بصورت انسان اُس کے سامنے آیا اور کہا میں نے تجھ کو اس بلا میں گرفتار کیا ہے۔ میں نے تجھ کو رسوا کیا ہے اب اگر تو میری اطاعت کرے تو میں تجھے سولی سے نجات دلا دوں۔ عابد نے پوچھا کس معاملہ میں اطاعت کروں اُس نے کہا تو مجھے سجدہ کر۔ عابد نے پوچھا اس حال میں (جبکہ بندھا ہوا ہوں) کیونکر سجدہ کروں اُس نے کہا اشارہ ہی سے تیرے سجدہ کرنے کو قبول کرلوں گا۔ آخر اُس نے شیطان کو اشارہ سے سجدہ کیا تو شیطان نے اُس سے بیزاری اختیار کی (اور چھوڑ کر چلا گیا) اور وہ مار ڈالا گیا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وہ مثل شیطان کے ہے جس وقت کہ اُس نے کہا کافر ہو جا تو جب وہ کافر ہو گیا تو شیطان نے کہا میں تو یقیناً تجھ سے بیزار ہوں میں تو سارے جہاں کے پالنے والے خدا سے ڈرتا ہوں"

حضرت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس کو جرُیح کہتے تھے وہ اپنے عبادت خانہ میں عبادتِ معبود میں مشغول رہتا۔ ایک مرتبہ اس کی ماں اُس کے پاس آئی اور اُس کو پکارا وہ نماز میں محو تھا وہ چلی گئی۔ دوسری اور تیسری مرتبہ آئی اور اس نے جریح کو بلایا، لیکن اُس نے کوئی جواب نہ دیا آخر وہ بولی کہ میں بنی اسرائیل کے خدا سے التجا کرتی ہوں کہ وہ تیری مدد نہ کرے۔ دُوسرے ہی زور ایک زانی عورت اُس کے عبادت خانہ کے پاس آئی اس کو دردِزہ شروع ہوا، وہیں اُس کے لڑکا پیدا ہوا۔ اُس نے لوگوں سے کہا کہ یہ لڑکا جرُیح کا ہے۔ یہ خبر بنی اسرائیل میں مشہور ہو گئی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ وہی شخص ہے جو دوسروں کو تو زنا پر ملامت

کرتا تھااور خود زنا کرتا ہے۔ آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو دار پر کھینچیں۔ یہ سُن کر اُس کی ماں اُس کے پاس اپنا مُنہ پیٹتی، روتی اور چلاتی آئی۔ جرُیج نے کہا، اماں جان اب کیا روتی ہو، خاموش رہو یہ بلا تو تمہاری ہی بد دُعا سے میرے سر پر ٹوٹی ہے۔ لوگوں نے جرُیج سے (یہ بات سُنی تو ماجرا دریافت کیا، حقیقت معلوم ہونے پر) کہا ہم کو تمہاری بات کا یقین کیونکر ہو۔ جرُیج نے کہا اُسی لڑکے کو لاؤ (وہ خود بتائے گا) آخر وہ لڑکا لایا گیا۔ جرُیج نے اس کو گود میں لے کر دُعا کی۔ پھر اُس سے پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وُہ بچّہ خدا کی قدرت سے گویا ہوا کہ فلاں چرواہا میرا باپ ہے۔ جو فلاں قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ غرض خدا نے ان لوگوں کا افترا ظاہر کر دیا اور جرُیج کو نجات بخشی۔ پھر جرُیج نے قسم کھائی کہ کبھی ماں سے جُدا نہ ہوگا اور ہمیشہ اُس کی خدمت کرے گا۔

ایک اور روایت کے مطابق بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ارادہ کیا کہ ایک ایسا شہر تیار کرے جس میں کوئی شخص کسی طرح کا عیب نہ ثابت کر سکے۔ چنانچہ وہ شہر تیار ہوا اور لوگوں نے باتفاق رائے کہا کہ اس سے بہتر اور بے عیب کوئی شہر نظر سے نہیں گذرا۔ لیکن ایک شخص نے عرض کی اگر میری جان بخشی ہو تو اس کا عیب بیان کروں۔ بادشاہ نے کہا بتلاؤ میں نے تم کو امان دی۔ اُس شخص نے کہا کہ اس شہر میں دو عیوب ہیں اوّل یہ کہ اے بادشاہ تو مر جائے گا اور یہ شہر دوسروں کے قبضہ میں چلا جائیگا۔ دوسرے یہ کہ تیرے بعد یہ شہر خراب ہو جائے گا۔ بادشاہ نے کہا ان عیبوں سے بد تر اور عیوب کیا ہو سکتے ہیں۔ بتاؤ کہ یہ عیوب کیونکر دُور ہو سکتے ہیں۔ اُس شخص نے کہا کہ ایسا مکان تعمیر کرو جو ہمیشہ باقی رہے اور کبھی فنا نہ ہو اور تم ہمیشہ اس مکان میں جوان رہو کبھی بوڑھے نہ ہو۔ بادشاہ نے جب اس مرد کی یہ بات اپنی لڑکی سے بیان کی تو اُس لڑکی نے کہا کہ مرد کے علاوہ آپ کی سلطنت میں کسی سے اُس سے زیادہ سچی بات آپ سے نہیں بیان کی۔

حدیث حسن میں اُنہی حضرت سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کی دو لڑکیاں تھیں اُس نے ایک لڑکی کی شادی ایک کسان نے کی اور دوسری کی ایک کمہارے ایک مرتبہ دونوں سے ملنے کا ارادہ کر کے گھر سے چلا پہلے اُس لڑکی کے پاس آیا جس کو کسان نے بیاہا تھا اُس سے حال دریافت کیا۔ لڑکی نے کہا اس سال میرے شوہر نے بہت کچھ زراعت کی ہے اگر پانی برس جائے تو تمام بنی اسرائیل سے ہماری حالت بہتر ہو جائے گی۔ وہاں سے دوسری لڑکی کے پاس پہنچا جس کی شادی کمہارے کی تھی اُس کا حال پوچھا۔ اُس نے کہا میرے شوہر نے بہت سے کوزے بنائے ہیں اگر بارش نہ ہوئی تو سب برتن محفوظ رہیں گے اور ہم تمام بنی اسرائیل سے زیادہ فارغ البال ہو جائیں گے۔ وہاں سے وہ شخص یہ کہتا ہوا واپس ہوا کہ اے معبود تو ہی خوب جانتا ہے کہ دونوں کی بہتری کس میں ہے لہذا وہ کر جس میں دونوں کی بھلائی ہو۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس کا وظیفہ تھا یعنی ہر طرح کی تعریف مخصوص ہے تمام عالمین کے پروردگار کے لئے اور بہتر انجام ہے پرہیز گاروں کے لئے۔ اُس کے اس وظیفہ سے ابلیس کو بہت تکلیف ہوتی تھی اُس نے ایک شیطان کو بھیجا کہ جا کر سمجھائے کہ نیک انجام امیروں اور دولت والوں کے واسطے ہے۔ وہ ملعون عابد کے پاس آیا اور یہی سمجھانے کی کوشش کی۔ عابد نے انکار کیا اور دونوں میں نزاع ہوئی اور طے یہ پایا کہ پہلے جس سے ملاقات ہو جائے اُسی سے فیصلہ کرایا جائے وہ جس کے حق میں فیصلہ کرے وہ اپنے فریق کا ایک ہاتھ کاٹ لے۔ غرض ایک شخص کے پاس پہنچے اور صورت واقعہ بیان کی، اُس نے کہا، انجام بہتر تونگروں کے لئے ہے۔ یہ سُن کر شیطان نے عابد کا ایک ہاتھ کاٹ لیا اور دونوں واپس ہوئے۔ لیکن عابد نے پھر وہی وظیفہ جاری رکھا۔ شیطان نے کہا پھر وہی کہتے ہو پھر معاملہ ثالث پر قرار پایا۔ اس مرتبہ دوسرے شخص کے پاس پہنچے اُس نے بھی وہی فیصلہ کیا، اور

شیطان نے عابد کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ لیا لیکن عابد نے اپنا وظیفہ جاری رکھا شیطان نے کہا اچھا اب کسی اور سے فیصلہ کراؤ۔ وہ جس کے خلاف فیصلہ کرے اُس کی گردن کاٹ لی جائے۔ یہ طے کر کے دونوں چلے خداوند عالم نے اب کے ایک فرشتہ کو انسان کی صورت میں بھیجا۔ جب اُس سے اپنا قصّہ دونوں نے بیان کیا۔ اُس فرشتے نے عابد کے دونوں ہاتھ اُن کی جگہ پر رکھے اور اپنا ہاتھ پھیرا دونوں ہاتھ درست ہو گئے اور اس شیطان کی گردن اُڑا دی۔ اور کہا اس طرح پرہیزگاروں کا نیک انجام ہوتا ہے۔

حدیث معتبر میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک قاضی تھا جو ہمیشہ حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرتا تھا۔ جب اس کی وفات کا زمانہ آیا اپنی زوجہ کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل دینا مگر کفن نہ پہنانا اور میرے منہ کو چھپا دینا اور تخت پر میری لاش رکھ دینا، انشاءاللہ کوئی بڑا عمل مجھ سے سرزد نہ ہوگا۔ قاضی کے مرنے کے بعد اس کی زوجہ نے وصیت کے مطابق عمل کیا اور کچھ دنوں انتظار کرتی رہی۔ ایک روز اُس کا چہرہ کھول کر دیکھا تو ایک کیڑا نظر آیا جو اُس کے دماغ کو کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ ڈری۔ رات کو خواب میں شوہر کو دیکھا جو اُس سے کہہ رہا تھا کہ تو اس حال کو دیکھ کر ڈر گئی۔ زوجہ نے کہا ہاں قاضی نے کہا واللہ یہ حالت میری اس خواہش کے سبب سے ہوئی ہے جو تیرے بھائی کے بارے میں لاحق ہوئی تھی جبکہ وہ ایک شخص کے ساتھ جھگڑتا ہوا میرے پاس فیصلہ کے لئے آیا تھا۔ میں نے اُس وقت آرزو کی تھی کہ خداوندا ایسا ہو کہ حق اسی کے ساتھ ہو۔ جب دونوں کے بیانات میں نے سُنے تو حق پر تیرا بھائی ہی ثابت ہوا مجھے اس سبب سے خوشی ہوئی لہذا میرا یہ حال اسی تمنائے بد کے سبب ہو رہا ہے۔

بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ اپنے زمانہ کے پیغمبر کے پاس آیا اور التجا کی کہ دعا کیجئے کہ جس وقت ہم چاہیں حق تعالیٰ ہمارے لئے بارش کرے پیغمبر نے اُن کی خواہش بارگاہ احدیت میں پیش کی خدا نے منظور فرمائی۔ غرض جس وقت وہ لوگ جس قدر بارش طلب کرتے ہو جاتی تھی۔ اس طرح اُن کی زراعت گذشتہ تمام سالوں سے بہتر ہوئی لیکن جب انہوں نے کھیتی کاٹنا شروع کی گھاس کے سوا ایک دانہ بھی پیدا نہ ہوا تھا وہ لوگ دوڑے ہوئے اپنے پیغمبر کے پاس آئے اور بولے کہ ہم نے بارش اپنے فائدہ کے لئے طلب کی تھی اُس سے تو اور نقصان ہو گیا (کہ ایک دانہ بھی پیدا نہ ہُوا) اُس وقت خداوند عالم نے پیغمبر کو وحی فرمائی کہ وہ لوگ اپنے لئے میری تدبیر سے راضی نہ ہوئے۔ اُن کی تدبیر کا نتیجہ یہی ہے جو وہ دیکھ رہے ہیں۔ اُنہی حضرت نے بیان فرمایا کہ ایک کبوتر نے ایک درخت پر گھونسلا لگا رکھا تھا جب اُس کے بچے کچھ بڑے ہوتے تو ایک شخص پکڑ لے جاتا۔ کبوتر نے خدا سے شکایت کی خدا نے اُس کو وحی کی کہ اب میں اُس کے شر سے تجھ کو محفوظ رکھوں گا۔ پھر اُس کبوتر نے انڈے دیئے اور بچے نکلے۔ وہی شخص آیا اُس کے پاس دو روٹیاں تھیں۔ ایک سائل نے اُس سے سوال کیا۔ اُس نے ایک روٹی دیدی۔ پھر درخت پر چڑھ کر بچے نکال لایا خداوند عالم نے اُس تصدق کے سبب اُس کو محفوظ رکھا۔

دیگر ایک شخص بنی اسرائیل میں تھا جس نے تینتیس (۳۳) سال تک طلب فرزند کے لئے دُعا کی مگر دُعا مقبول نہ ہوئی۔ ایک روز اُس نے مناجات میں کہا پالنے والے کیا تو مجھ سے بہت دُور ہے کہ میری آواز نہیں سنتا یا مجھ سے قریب ہے مگر میری دُعا قبول نہیں فرماتا؟ آخر ایک شخص کو بوقت شب اُس نے خواب میں دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ تو خدا سے دُعا کرتا ہے فحش بکنے والی زبان اور دُنیا میں لگے ہوئے ناپاک دل کے ساتھ اور تیری نیت خالص نہیں۔ فحش اور مہمل باتیں ترک کر اپنے قلب کو پاک و پرہیزگار بنا۔ اور نیت کو خالص کر (پھر خدا تیری دُعا ضرور قبول

فرمائیگا) اُس نے ایسا ہی کیا پھر اُس کی دُعا مقبول ہوئی اور خدا نے اس کو ایک فرزند کرامت فرمایا۔

بسند صحیح حضرت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد عاقل تھا بہت مالدار اُس کے ایک لڑکا تھا زن عفیفہ سے جو اُسی کی صورت و سیرت میں ہم شبیہ تھا۔ اُس مرد کے دو لڑکے ایک زن غیر عفیفہ سے بھی تھے جب اس کی وفات کا وقت آیا۔ اُس نے لڑکوں سے کہا کہ میرا تمام مال تم میں سے ایک کے لئے ہے۔ اُس کے مرنے کے بعد سب سے بڑے لڑکے نے کہا میں ہی وہ ہوں۔ منجھلے لڑکے نے کہا میں ہوں۔ سب سے چھوٹے لڑکے نے کہا میں ہوں۔ جس کے بارے میں باپ نے وصیت کی ہے۔ آخر تینوں لڑکے قاضی کے پاس فیصلہ کے لئے گئے۔ قاضی نے کہا میں تمہارے معاملہ کا حکم نہیں جانتا، تم ان تینوں بھائیوں کے پاس جاؤ جو غنام کے لڑکے ہیں۔ وہ اُن میں سے ایک کے پاس گئے جو ایک مرد پیر تھا اس سے اپنا معاملہ بیان کیا اُس نے کہا میرے بڑے بھائی کے پاس جاؤ وہ اس کے پاس گئے وہ ایک ادھیڑ آدمی تھا اُس سے اپنا قصّہ بیان کیا اُس نے کہا مجھ سے بڑے بھائی کے پاس جاؤ وہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو اس کو جوان پایا تو ان لوگوں نے حیرت سے کہا پہلے تو یہ بتایئے کہ آپ اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں سے جوان معلوم ہوتے ہیں اور آپ کے منجھلے بھائی سب سے چھوٹے بھائی سے جوان نظر آتے ہیں اور جو سب سے چھوٹے ہیں وہ آپ دونوں سے زیادہ بوڑھے معلوم ہوتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے اُس کے بعد ہم اپنا قضیہ بیان کریں گے؟ اُس نے کہا تم لوگوں نے جس کو سب سے پہلے دیکھا وہ ہم دونوں سے چھوٹا ہے لیکن اس کی زوجہ بدمزاج ہے جو ہمیشہ اُس کو آزردہ رکھتی ہے اور وہ اس کی بداخلاقی پر صبر کرتا رہتا ہے تاکہ کوئی ایسی بلا نازل نہ ہو جس پر صبر نہ ہو سکے اس سبب سے وہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ اور دوسرا بھائی جو ادھیڑ معلوم ہوتا ہے اس کی زوجہ ایسی ہے جو کبھی اس کو غمگیں و رنجیدہ کر دیتی ہے اور کبھی شاد و مسرور کرتی ہے اس سبب سے وہ جوانی اور پیری کے درمیان میں ہے لیکن میری زوجہ ہمیشہ مجھ کو شاد و خرم رکھتی ہے اور اب تک اُس سے مجھے کوئی تکلیف نہیں

ہوئی اس سبب سے میں اب تک جوان ہوں۔ پھر اُن کا قصّہ سُن کر کہا کہ تمہارے مُعاملہ کا تصفیہ یوں ہو سکتا ہے کہ پہلے جاؤ اور اپنے باپ کی قبر کھود کر اس کی ہڈیاں نکالو اور آگ میں جلا دو پھر واپس آؤ تو فیصلہ کروں۔ غرض وہ دونوں لڑکے جو زن غیر عفیفہ سے تھے، باپ کی قبر کھودنے کے لئے روانہ ہوئے اور سب سے چھوٹا لڑکا جو پاک نفس بیوی سے تھا تلوار پکڑ کر بولا کہ میں اپنے حصّہ سے درگذرا، لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ میرے باپ کی قبر کھودی جائے۔ آخر وہ تینوں بھائی پھر اُس کے پاس آئے اور ماجرا بیان کیا۔ اُس شخص نے کہا بس اتنا ہی کافی ہے تمام مال متروکہ میرے پاس لے آؤ۔ غرض وہ سارا مال لایا گیا۔ قاضی نے سب سے چھوٹے لڑکے کو دے دیا اور اُن دونوں سے کہا اگر تم اسی شخص کے لڑکے ہوتے تو تمہارے دل بھی اسی طرح بیچین ہو جاتے جس طرح اس چھوٹے کا دل بیقرار ہو گیا اور تم بھی ہر گز اُس کے جلانے پر راضی نہ ہوتے۔

بسند صحیح حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اس کی زوجہ بھی صالحہ تھی اس شخص نے ایک رات خواب دیکھا کہ (کوئی کہتا ہے کہ) خداوند عالم نے تیری عمر اس قدر مقرر کی ہے اور نصف عمر فراخی اور اطمینان میں بسر ہو گی اور نصف تنگی اور پریشانی میں اور تجھے اختیار دیا ہے کہ تو جس حصّہ عمر کو چاہے پہلے واقع ہو اور جس کو چاہے بعد میں گذرے، بتا تو کس کو مقدم رکھنا چاہتا ہے؟ اُس شخص نے کہا میں اپنی نیک نفس بیوی سے مشورہ کر کے بتاؤں گا کیونکہ وہ میری زندگی میں شریک ہے صبح کو اُس نے اپنی زوجہ سے خواب بیان کیا اُس نے مشورہ دیا کہ پہلے فارغ البالی کی زندگی اختیار کرو اور حصول عافیت میں جلدی کرو شاید حق تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور ہم پر نعمتیں تمام کرے۔ دوسری رات پھر خواب میں وہی شخص نظر آیا اور پوچھا کیا طے کیا اُس نے کہا کہ فراخی و فارغ البالی پہلے چاہتا ہوں۔ غرض پھر تو دُنیا کی نعمتیں اور آسائشیں ہر طرف سے اُن پر اُمنڈ پڑیں۔ اُس کی زوجہ نے کہا کہ جو کچھ خدا نے تجھ کو دیا ہے اپنے غریب عزیزوں اور رشتہ داروں کو محتاج لوگوں اور ہمسایوں اور اپنے فلاں

فلاں بھائی پر صرف کر اسی طرح ہمیشہ اس کو مشورہ دیا کرتی تھی کہ خدا کی نعمتوں کو نیک امور میں خرچ کرتا رہے۔ آخر اس کی نصف زندگی گذر گئی اور اس نصف عمر کا زمانہ آیا جو تنگی میں گذرنے والی تھی تو خواب میں پھر وہی شخص نظر آیا اور اُس نے کہا کہ خداوند رحیم و کریم نے ان احسانوں اور نیکیوں کے صلہ میں جو تو نے کئے ہیں تیری باقی عمر کو بھی نعمتوں کی زیادتی و فراوانی میں بسر ہونا مقدر فرما دیا۔

حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت پریشان حال تھا۔ اس کی زوجہ اُس کو کمانے اور روزی طلب کرنے کی سختی سے بہت تاکید کیا کرتی تھی اُس شخص نے خدا سے گڑگڑا کر روزی کی دُعا مانگی تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک شخص پوچھتا ہے کہ تو دو درہم حلال کے چاہتا ہے یا حرام کے دو ہزار درہم پسند کرتا ہے؟ اُس نے کہا دو درہم حلال کے تو اُس کو بتایا کہ تیری دیوار کے نیچے دو درہم رکھے ہیں لے لے۔ وہ شخص خواب سے بیدار ہوا تو اپنے سرہانے دو درہم رکھے ہوئے پائے۔ اُس نے دو درہم لے لئے اور ایک درہم کے عوض ایک مچھلی خرید کر گھر لایا تو اس کی زوجہ نے ملامت کرنا شروع کیا اور کہا میں تو اس کو ہاتھ بھی نہ لگاؤنگی، اُس مرد نے خود اس کو صاف کرنا شروع کیا جب اُس کا پیٹ چاک کیا تو دو بڑے موتی اُس میں سے نکلے جن کو اُس نے چالیس ہزار درہم میں فروخت کئے۔

بسند حسن امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے عالموں میں سے ایک عالم کا انتقال ہوا، دفن کے بعد جب اس کو فرشتوں نے اُس کی روح اُس کے جسم میں داخل کر کے قبر میں بیٹھایا اور کہا کہ ہم سو (۱۰۰) کوڑے عذاب کے ماریں گے اُس نے کہا مجھ میں سو (۱۰۰) تازیانوں کی برداشت کی طاقت نہیں ہے، کہا اچھا ایک تازیانہ کم کردیں گے اس نے کہا اتنے تازیانوں کی بھی تاب نہیں۔ غرض اسی طرح کم کرتے کرتے ایک تازیانے پر بات ٹھہری۔ اُس عالم نے کہا

میں ایک تازیانہ کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ فرشتوں نے کہا بغیر اس کے چارہ نہیں۔ عالم نے پوچھا آخر کس خطا پر مجھے یہ سزا دی جا رہی ہے فرشتوں نے کہا ایک روز بغیر وضو کے تو نے نماز پڑھی تھی اور دوسرے روز ایک طرف تو جا رہا تھا جہاں ایک کمزور مظلوم پر ظلم کیا جا رہا تھا وہ فریاد کر رہا تھا تو نے اس کی پروانہ کی اور اس کو ظالموں سے نہ چھوڑایا۔ آخر ایک تازیانہ اس کو مارا کہ تمام قبر آگ سے بھر گئی۔

وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ایک عالیشان اور نہایت مستحکم محل تعمیر کیا اس کی تکمیل کے بعد امیروں اور رئیسوں کی دعوت کی لیکن اگر کوئی غریب اور مسکین مہمان خانہ میں داخل ہونا چاہتا تو اُس منع کر دیتا اور کہتا کہ یہ عمدہ اور لذیذ کھانے تم لوگوں کے واسطے نہیں تیار کئے گئے ہیں۔ اُس وقت خداوند تعالیٰ نے وہ فرشتوں کو فقیروں کے لباس و صورت میں بھیجا اُس شخص نے ان کو بھی داخل نہ ہونے دیا اور اُسی طرح جھڑک دیا۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ امیرانہ شان و شوکت اختیار کر کے جائیں۔ تب تو ان کا بڑا اکرام کیا گیا اور ان کو صدر مجلس میں جگہ دی گئی۔ آخر خدا نے اُن فرشتوں کو حکم دیا کہ اُس شہر کو اور جو لوگ اُس میں ہیں۔ سب کو زمین میں دھنسا دو۔ فرشتوں نے حکم کی تعمیل کی اُس کے بعد دوسری روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کے چھوٹے بڑے عصا لے کر راستہ چلتے تھے تاکہ راہ میں اکڑ کر اور غرور کے ساتھ نہ چلیں۔

حدیث معتبر میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عالم تھا۔ وہ جو کام کرتا اُس میں نقصان ہی ہوتا۔ کارہائے دنیا اُس پر بند ہو چکے تھے۔ اُس کی زوجہ اُس کے اخراجات کی کفیل تھی یہاں تک کہ اُس کے پاس بھی کچھ باقی نہ رہا ایک دن وہ دونوں بھوک سے بیچین ہوئے۔ عورت کے پاس بھی کوئی چیز نہ تھی سوائے ایک ریسمان کے جس کو خود اُس نے کات

کر بنُوائی تھی۔ اُس نے شوہر کو دیا کہ بازار میں جاکر فروخت کرے اور کچھ کھانے کو لائے وہ بازار پہنچا تو بازار بند ہو چکا تھا اور خرید و فروخت کرنے والے جا چکے تھے وہاں سے واپس ہو کر دریا پر آیا تاکہ وضو کرے اور کچھ پانی اپنے اوپر چھڑک لے وہاں ایک ماہی گیر کو دیکھا جس نے دریا میں جال ڈال رکھا تھا۔ جب اُس نے جال نکالا تو سوائے ایک سڑی ہوئی مچھلی کے کچھ نہ تھا۔ عالم نے کہا کہ یہ مچھلی میرے ہاتھ اس رسی کے عوض فروخت کر دے اُس نے غنیمت سمجھا اور مچھلی دے دی۔ وہ عالم مچھلی لئے ہوئے اپنے گھر آیا اور زوجہ سے تمام حالات بیان کئے۔ زوجہ نے مچھلی کا شکم چاک کیا تو اُس میں سے ایک بڑا موتی بر آمد ہوا۔ اُس نے شوہر کو دکھلایا۔ جب وہ بازار میں لایا تو اس کو بیس ہزار درہم کے عوض فروخت کیا اور لا کر گھر میں رکھ دیا۔ اسی اثنا میں ایک سائل اس کے دروازہ پر آکر پکارا کہ اے اہل خانہ محتاج کو کچھ تصدق دو تاکہ خدا تم پر رحم کرے۔ اُس عالم نے اُس کو گھر میں بلا لیا اور نصف مال دے دیا۔ زوجہ نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ ایک ہی مرتبہ میں اپنی اپنی آدھی تونگری مٹا دی۔ تھوڑی مدت کے بعد پھر وہی سائل آیا اور روپوں کی تھیلی اُسی جگہ رکھ دی جو لے گیا تھا اور کہا اپنے مصرف میں لا، خدا تجھ کو مبارک کرے میں ایک فرشتہ ہوں خدا نے مجھ کو تیرے امتحان کے لئے بھیجا تھا کہ تو اس کا شکر کیونکر بجالاتا ہے۔ اور خدا نے یہ تیرا عمل پسند فرمایا۔

بسند معتبر منقول ہے کہ حمران نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ آپ کی دولت و حکومت کب ظاہر ہو گی۔ حضرت نے فرمایا، اے حمران تم دوست احباب بھائی بند رکھتے ہو اور اُن کے احوال اور اس زمانہ کے لوگوں کے حالات سمجھ سکتے ہو (کہ کیسے کامل الایمان اور وفادار لوگ ہیں) یہ وہ زمانہ نہیں ہے۔ کہ امام خروج کر سکے از زمان سابق میں ایک عالم تھا اُس کے ایک لڑکا تھا جو حصول علم میں راغب نہیں ہوتا تھا اور نہ اپنے باپ سے کچھ سیکھتا تھا لیکن اس کے ہمسایوں میں سے ایک شخص اُس عالم سے دریافت کرتا اور علم حاصل کیا کرتا تھا یہاں تک کہ علم میں وہ کامل

ہو گیا اُس عالم کا جب آخری وقت آیا تو لڑکے سے کہا اے فرزند تو نے مجھ سے کچھ علم حاصل نہ کیا لیکن فلاں ہمسایہ سے بہت کچھ سیکھ لیا ہے اگر تجھ کو میرے علم کی احتیاج ہو تو اسی کے پاس جا کر میرا علم حاصل کرنا اور اپنے کو پہنچنوا دینا۔ یہ وصیت کر کے اُس عالم نے رحلت کی۔ اس کے بعد ایک مرتبہ بادشاہ وقت نے ایک خواب دیکھا اور اس کی تعبیر دریافت کرنے کے واسطے اُسی عالم کو طلب کیا معلوم ہوا کہ اس کا انتقال ہو گیا لوگوں سے دریافت کیا کہ اس کا کوئی لڑکا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک فرزند ہے تو اس کو بلانے کے لئے ملازم بھیجے، لڑکے نے سوچا کہ واللہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ بادشاہ مجھ سے کیا پوچھے گا۔ میں علم سے بے بہرہ ہوں اگر وہ مجھ سے کچھ دریافت کرے تو میں جواب نہ دے سکوں گا اور رسوا ہوں گا۔ اُسی وقت اُس کو باپ کی وصیت یاد آ گئی اور وہ اُس شخص کے گھر گیا جس نے اُس عالم سے حاصل کیا تھا اور کہا کہ بادشاہ نے مجھے طلب کیا ہے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا پوچھے گا اور کس غرض سے مجھے بلایا ہے۔ میرے پدر نے وصیت کی تھی کہ اگر کبھی علم کے بارے میں مجھ کو کوئی ضرورت درپیش ہو تو تمہارے پاس آ کر معلوم کروں اُس شخص نے کہا میں جانتا ہوں، بادشاہ نے کیوں طلب کیا ہے میں تم کو اس شرط پر بتلا سکتا ہوں کہ بادشاہ سے جو کچھ انعام ملے اس میں سے نصف مجھ کو بھی دو گے۔ لڑکے نے کہا ضرور دونگا۔ اُس شخص نے اُس کو قسم دی اور ایک تحریر لکھوائی۔ پھر اس کو بتلایا کہ بادشاہ نے ایک خواب دیکھا ہے اور اس لئے تم کو بُلایا ہے اگر دریافت کرے کہ یہ زمانہ کیسا زمانہ ہے تم اُس سے کہدینا کہ یہ زمانہ بھیڑیا (کی مثال) ہے۔ غرض وہ لڑکا بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ میں نے تم کو کس غرض سے بلایا ہے اُس نے کہا اس واسطے کہ آپ نے ایک خواب دیکھا ہے اور چاہتے ہیں کہ میں بتاؤں کہ یہ کونسا زمانہ ہے۔ بادشاہ نے کہا سچ ہے تو بتاؤ کہ یہ کیسا زمانہ ہے؟ لڑکے نے کہا بھیڑیئے کی مانند، یہ سُن کر بادشاہ نے لڑکے کو انعام دینے کا حکم دیا۔ غرض وہ انعام شاہی لے کر گھر آیا اور اُس میں سے اُس عالم کو کچھ نہ دیا اُس نے سوچا کہ شاید یہ مال

میری زندگی تک کافی ہواور آئندہ اُس شخص کا محتاج نہ ہوں۔ پھر تھوڑے زمانہ کے بعد بادشاہ نے دوسرا خواب دیکھااور اُس لڑکے کو بلوایا۔ اب لڑکا پشیمان ہوا کہ میں نے وعدہ تو پورا نہیں کیا اب اُس عالم کے پاس کیونکر جاؤں اور معلوم کروں میں علم سے عاری ہوں بادشاہ کو کیا جواب دوں گا۔ خیر اُس عالم کے پاس چلتا ہوں اور وعدہ کرلوں گا اور پھر قسم کھالوں گا کہ اس مرتبہ وعدہ خلافی نہ کرونگا۔ شاید وہ پھر مجھے بادشاہ کے سوال کا جواب بتادے یہ سوچ کر وہ عالم کے پاس آیا مجھ سے وعدہ خلافی تو ضرور ہوئی کیونکہ جو کچھ مجھے بادشاہ سے ملا تھا وہ ضائع ہو گیا کچھ باقی نہیں ہے آپکا محتاج ہوں اور آپکو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے محروم نہ کیجئے میں عہد کرتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں کہ اس مرتبہ جو کچھ ملے گا اُس میں ضرور آدھا آپکو دونگا۔ اب پھر بادشاہ نے مجھے بُلایا ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے کیا پوچھے گا اُس عالم نے بتایا کہ اُس نے پھر ایک خواب دیکھا ہے اور تم سے دریافت کریگا کہ اب کونسا زمانہ ہے تم کہدینا کہ یہ زمانہ بھیڑ (کی مثال) ہے۔ غرض لڑکا بادشاہ کے دربار میں آیا اُس نے پوچھا کہ بتاؤ میں نے تم کو کس لئے طلب کیا ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ آپ نے پھر ایک خواب دیکھا ہے اور مجھ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ کونسا زمانہ ہے بادشاہ نے کہا درست ہے۔ بتاؤ یہ کونسا زمانہ ہے جواب دیا یہ زمانہ بھیڑ (کی طرح) ہے۔ یہ سُنکر بادشاہ نے اس مرتبہ اور زیادہ انعام دیا۔ لڑکا وہ سب لیکر گھر آیا اور سوچنے لگا کہ اس میں سے اُس عالم کو حصّہ دے یا نہ دے۔ آخر یہ طے کیا کہ میں اس کے بعد ہر گز محتاج نہ ہوں گا اور نہ اس میں سے کچھ اُس عالم کو دونگا۔ تھوڑی مدت کے بعد بادشاہ نے پھر خواب دیکھا اور لڑکے کو پھر طلب کیا وہ بہت نادم ہوا اور دل میں کہا کہ دو مرتبہ تو میں اس سے مکر و فریب کر چکا ہوں اور میں نے اپنے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ اب کس مُنہ سے اُس کے پاس جاؤں اور خود کچھ جانتا نہیں ہوں کہ بادشاہ کو جا کر کیا بتاؤں آخر یہ سوچا کہ اُسی کے پاس پھر چلنا چاہیئے۔ اُسکے پاس آیا اور خدا کی قسم دی اور پھر جواب تعلیم کرنے کی التجا کی اور عہد و پیمان کیا کہ اس مرتبہ اپنا وعدہ ضرور وفا کروں گا اور

ہر گز مکر و فریب نہ کرونگا۔ مجھ پر رحم کیجئے اور بادشاہ کے سوال کا جواب بتادیجئے۔ اُس عالم نے اس لڑکے سے عہد و پیمان لیکر تحریر لکھوالی۔ پھر بتایا کہ اس مرتبہ بادشاہ نے پھر تجھ کو اپنے خواب کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بُلایا ہے اور پوچھے گا کہ اب کونسا زمانہ آیا ہے۔ اُس سے کہنا کہ اس زمانہ کا نام ترازو ہے۔ لڑکا بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عالم کے بیان کے مطابق اس کو زمانہ سے آگاہ کیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس مرتبہ بہت زیادہ انعام عطا فرمایا۔ لڑکا وہ تمام مال لئے عالم کے پاس آیا کہ یہ سب کچھ جو ملا ہے آپکی خدمت میں لایا ہوں آپ خود میرے اور اپنے درمیان تقسیم کر دیجئے۔ عالم نے کہا، پہلا زمانہ چونکہ بھیڑیئے کے مانند تھا لہذا تم میں بھی بھیڑیئے کی سی خصلت تھی اور تم نے بھی یہ عہد کر لیا تھا کہ اپنے وعدہ کو پورا نہ کروگے۔ دوسرا زمانہ بھی بھیڑ کی طرح تھا اور بھیڑ کی ہر کام کے بارے میں یہ حالت ہوتی ہے کہ کرے یا نہ کرے تم نے بھی ایسا ہی کیا اور یہ زمانہ ترازو یعنی عدل و انصاف کا ہے لہذا تم نے بھی انصاف کا ہے اور اپنے وعدے کو پورا کیا۔ یہ تمام مال تم ہی لے جاؤ مجھے اس کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

بسند موثق حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے چالیس برس تک عبادت کی اس کے بعد قربانی بارگاہِ الٰہی میں لایا تاکہ معلوم ہو کہ اس کی عبادت مقبول ہوئی یا نہیں مگر قربانی مقبول نہ ہوئی تو اس نے سمجھا کہ کوئی گناہ و تقصیر سرزد ہوگئی جس کے سبب عبادت مقبول نہیں ہوئی اُس وقت اُس پر خدا نے وحی فرمائی کہ تو نے جو اپنے نفس کی مذمت کی وہ تیری چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے درمیان ایک بادشاہ تھا جس نے ایک شہر کی بناء کی جس سے بہتر کسی نے نہ دیکھا تھا پھر اُس نے کھانا پکوا کر عام لوگوں کی دعوت کی اور شہر کے دروازہ پر کسی کو مقرر کر دیا تھا تاکہ وہ واپس جانے والوں سے پوچھے کہ اُس شہر میں کیا

کیا عیوب ہیں۔ کسی نے کوئی عیب نہ بیان کیا مگر تین شخصوں نے جو عابدوں میں سے تھے اور موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا ہم دو عیب اس میں دیکھتے ہیں اوّل یہ کہ یہ خراب ہو جائے گا دوسرے یہ کہ اس کا مالک مر جائیگا۔ بادشاہ نے اُن سے پوچھا کہ تم کو ایسے مکان کا پتہ بھی معلوم ہے جس میں یہ عیوب نہ ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں خانہ آخرت نہ کبھی خراب ہوگا نہ اُس کا مالک کبھی مرے گا ان کی یہ نصیحت بادشاہ کے دل پر اثر کر گئی اُس نے بادشاہی ترک کر کے اُن کی مصاجت اختیار کر لی اور ایک مدّت تک ان کے ساتھ عبادت میں مشغول رہا پھر اُن سے جدا ہونا چاہا۔ ان لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہم سے کوئی بدی تم نے دیکھی یا آداب کے خلاف کوئی بات ہم سے سرزد ہوئی کہ ہم سے علیٰحدہ ہونا چاہتے ہو؟ بادشاہ نے کہا نہیں بلکہ تم لوگ مجھے پہچانتے ہو اور میری عزت کرتے ہو اب میں ان کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں جو مجھے نہ پہنچانتے ہوں۔

بسند حسن امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ زمان سابق میں بادشاہوں کی اولاد میں سے کچھ جوان ترک دنیا کر کے عبادت میں مشغول تھے اور روئے زمین میں سیاحت کرتے پھرتے تھے تا کہ دُنیا اور دُنیا والوں کے حالات سے عبرت حاصل کریں۔ اُن کا گذر ایک قبر کی طرف ہوا جس پر بہت سے سی مٹی لوگوں نے جمع کر رکھی تھی کہ اُس کے نشان کے سوا اور کچھ ظاہر نہ تھا۔ انہوں نے آپس میں صلاح کی کہ آؤ خدا سے دُعا کریں شاید وہ اس صاحب قبر کو زندہ کر دے تا کہ اُس سے ہم یہ معلوم کریں کہ انہوں نے موت کا مزہ کیسا پایا ہے۔ پھر یوں مناجات کی کہ اے ہمارے پالنے والے تو ہی ہمارا مالک و خالق ہے۔ تیرے سوا کوئی خدا نہیں تو چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ تجھ کو فنا نہیں تو کسی شے سے غافل نہیں ہوتا اور زندہ ہے کہ جس کو کبھی موت نہیں، تو ہر روز (بندوں کے کسی نہ کسی) کام، تقدیر اور تدبیر میں مشغول رہتا ہے اور ہر چیز کو تو جانتا ہے۔ بغیر اس کے کہ کسی نے تجھ کو بتایا اور سکھایا ہو ہمارے لئے اس مردہ کو زندہ کر دے۔ اس دُعا کے ساتھ ہی اس قبر سے ایک شخص باہر آیا جس کے سر اور

داڑھی کے بال سفید تھے۔ وہ اپنے سر سے خاک جھاڑ رہا تھا۔ ڈرتا ہوا خوف کھاتا ہوا آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر ان سے کہا کہ میری قبر پر کیوں کھڑے ہو انہوں نے کہا ہم نے آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ آپ بتائیں کہ آپ کے نزدیک موت کا مزہ کیسا تھا۔ اُس مر بزرگ نے کہا ننانوے سال سے میں اس قبر میں دفن ہوں لیکن اب تک موت کی سختی اور تکلیف زائل نہیں ہوئی اور موت کی تلخی میرے حلق سے نہیں مٹی ہے۔ انہوں نے پوچھا جس روز آپ کی وفات ہوئی تھی کیا۔ آپ کے سر اور داڑھی کے بال اسی طرح سفید تھے، اُس نے کہا نہیں بلکہ ابھی جبکہ ایک آواز میں نے سنی کہ باہر آؤ اور میری تمام بوسیدہ ہڈیاں ایک دوسرے سے متصل ہوئیں اور میں زندہ ہوا تو اس دہشت اور خوف سے کہ (شاید) قیامت برپا ہوگئی ہے۔ میرے بال سفید ہوگئے اور میری آنکھیں یوں ہی کھلی کی کھلی رہ گئی ہیں۔

بسند موثق حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کے کوئی فرزند نہ تھا۔ خدا نے اس کو ایک لڑکا کرامت فرمایا اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ لڑکا شادی کے وقت مر جائیگا۔ آخر (وہ وقت آیا اور) اس کی شادی کی رات نمودار ہوئی تو لڑکے نے ایک مرد پیر اور کمزور کو دیکھا اُس پر رحم کیا اور کھانا کھلایا اُس وقت اُس مرد پیر نے کہا اے شخص تو نے مجھے زندہ کیا خدا تجھے زندہ کرے پھر اُس شخص نے خواب میں دیکھا کہ (کوئی کہتا ہے کہ) اپنے لڑکے سے معلوم کرو کہ شادی کی رات اُس نے کون سا عمل کیا۔ صبح کو لڑکے سے معلوم کیا۔ دوسری رات پھر خواب میں دیکھا کہ اُس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا نے تیرے فرزند کو اس احسان کے سبب سے زندہ رکھا جو اُس نے (اُس مرد پیر کے ساتھ) کیا۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص عبادت گذار تھا جو ایک مرتبہ نماز میں مشغول تھا اسی حالت میں اُس نے دو لڑکوں کو دیکھا جو ایک مُرغ کو

پکڑے ہوئے اُس کے پر اُکھیڑ رہے تھے۔ وہ اپنی عبادت میں مشغول رہا اور اُن لڑکوں کو اُس نے منع نہ کیا اُس وقت خدا نے زمین کو حکم دیا کہ اُس عابد کو نگل لے وہ اسی وقت زمین میں دھنس گیا اور قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ خدا نے دو فرشتوں کو ایک شہر کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا فرشتوں نے ایک شخص کی آواز سُنی جو اندھیری رات میں کھڑا ہوا عبادت میں مشغول تھا اور خدا کی بارگاہ میں گڑگڑا رہا تھا اُن میں سے ایک فرشتہ نے کہا واپس چلو معبود سے اس شخص کا ذکر کریں شاید خداوند کریم اس کو یا اس کی برکت سے اہل شہر کو (بھی) بخش دے، دوسرے فرشتے نے کہا نہیں بلکہ خدا نے ہم کو جو حکم دیا ہے اس پر عمل کرنا چاہیے ہمارے لئے زیبا نہیں کہ ہم واپس جائیں۔ غرض وہ فرشتہ اپنے مقام پر واپس گیا اور بارگاہ احدیت میں اُس شخص کا حال عرض کیا خداوند عالم نے التفات نہ کی اور اُس دوسرے فرشتے کو جو وہاں موجود تھا وحی فرمائی کہ اہل شہر کو اُس مرد سمیت ہلاک کردے کیونکہ میرا غضب اُس پر بھی لازم ہو گیا ہے اس لئے کہ وہ لوگوں کو معصیت کرتے دیکھا کرتا تھا اور کبھی ان کو ملامت نہیں کرتا تھا اور اُس فرشتہ پر عتاب فرمایا جو واپس گیا تھا اور اُس کو ایک جزیرے میں ڈال دیا جو اب تک وہاں پڑا ہے اور مغضوب خالق ہے۔

بسند صحیح حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں جب تک کوئی شخص عبادت میں مشغول رہ کر دس سال تک خاموشی نہ اختیار کرتا ہو عابد نہ سمجھا جاتا تھا دوسری روایت میں منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی شخص عبادت میں انتہا کو پہنچتا تو وہ سالک (راہ حق پر چلنے والا) اور مجتہد (کوشش کرنے والا) ہو جاتا اور لوگوں کی حاجت روائی اور اُن کے صلاح و فلاح میں اہتمام کرتا تھا۔

بسند معتبر حضرت علی بن الحسینؑ سے منقول ہے کہ ایک شخص چند لوگوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا۔ کشتی شکستہ ہوئی اور سب غرق ہوگئے۔ سوائے اُس شخص کی زوجہ کے جو ایک تختہ پر بہتی ہوئی ایک جزیرہ میں جا پڑی۔ اُس جزیرہ میں ایک ڈاکو بدکار مرد تھا جو کبھی بدی سے باز نہیں آتا تھا۔ جب اُس نے اُس عورت کو دیکھا پوچھا کہ تو انسانوں میں سے ہے یا جنوں میں سے۔ عورت نے کہا میں انسان ہوں۔ یہ سُنتے ہی اُس سے لپٹ گیا اور زنا کی کوشش کی جب وہ اُس فعل قبیح کے لئے تیار ہوا تو دیکھا کہ وہ عورت بہت مضطرب ہے اور کانپ رہی ہے۔ پوچھا کیوں بیچین و بیقرار ہوتی ہے عورت نے اشارہ آسمان کی جانب کیا اور کہا کہ خدا سے ڈرتی ہوں اُس نے پوچھا کبھی کیا ایسا تو نے نہیں کیا اُس نے کہا خدا کی عزت کی قسم میں نے کبھی زنا نہیں کی اس مرد فاسق نے کہا ہاں تو نے کبھی ایسا فعل نہیں کیا اور خدا سے ایسا ڈرتی ہے حالانکہ یہ فعل تیرے اختیار میں نہیں میں خود جبر و اختیار کے ساتھ کر رہا ہوں اور میں زیادہ مستحق ہوں کہ خدا سے ڈروں اور زیادہ مناسب ہے کہ میں اُس کا خوف کروں۔ یہ کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس فعل کو ترک کر دیا پھر اُس عورت سے کچھ نہ بولا اور اپنے گھر کو چلا یہ سوچتا ہوا کہ توبہ کروں گا اور اپنے کئے پر نادم تھا۔ اثنائے راہ میں ایک راہب سے ملاقات ہوگئی۔ وہ اس کے ساتھ ہو لیا تھوڑی دُور چلے تھے کہ دھوپ سخت ہوئی راہب نے اُس شخص سے کہا دُعا کر کہ خدا ایک ابر بھیج دے جو ہم پر سایہ کرے۔ اُس جوان نے کہا میرا کوئی عمل نیک نہیں اور میں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا ہے کہ جرات کروں اور خدا سے کوئی حاجت طلب کروں۔ راہب نے کہا اچھا میں دُعا کرتا ہوں تو آمین کہتا جا۔ غرض راہب نے دُعا کی تھوڑی دیر نہ گذاری تھی کہ ایک ابر اُن کے سر پر سایہ فگن ہو گیا اور وہ دونوں راستہ طے کرتے رہے یہاں تک کہ دوراہہ ملا، ایک طرف راہب اور دوسرے راستہ پر وہ جوان ہو لیا اور الگ الگ روانہ ہوئے۔ وہ ابر اس جوان کے ساتھ چلا۔ راہب دھوپ میں رہ گیا۔ تو راہب نے اُس جوان سے کہا تو مجھ سے بہتر ہے۔ حقیقت میں میری نہیں تیری دُعا قبول ہوئی ہے

بتا کہ تونے کون سا عمل کیا ہے کہ اس کرم و لطف الٰہی کا مستحق ٹھہرا اُس شخص نے اپنا قصّہ بیان کیا راہب نے کہا چونکہ تونے خوف خدا سے معصیت ترک کی ہے اس لئے خدا نے تیرے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیئے اب آئندہ کوشش کر کہ تو نیک و صالح رہے۔

بسند معتبر حضرت جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا۔ اس کے قاضی کا ایک بھائی تھا۔ نہایت نیک نفس و پاکیزہ خصلت جس کی زوجہ بھی صالحہ اور پیغمبروں کے اولاد سے تھی۔ بادشاہ کو کسی کام کے لئے ایک شخص کی ضرورت ہوئی قاضی سے کہا کسی معتمد اور ثقہ آدمی کو لاؤ۔ قاضی نے کہا مجھے اپنے بھائی سے زیادہ قابل اعتبار کوئی نظر نہیں آتا۔ پھر اُس نے بھائی کو بلایا اور بادشاہ کی خواہش بیان کی اُس نے وہ خدمت انجام دینے سے انکار کیا اور کہا میں اپنی زوجہ کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا قاضی نے بہت اصرار کیا اور اپنی پریشانی ظاہر کی تو اُس کے بھائی نے کہا مجھے کسی چیز سے کوئی مطلب اور کسی کا اسقدر خیال نہیں سوائے اپنی زوجہ کے، مجھے جو کچھ تعلق خاطر ہے زوجہ سے ہے لہذا جب تک میں واپس نہ آؤں تم اُس کی نگرانی کرنا اس کی ضرورتوں اور کاموں کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔ قاضی نے منظور کیا اور بھائی کو روانہ کردیا حالانکہ اس کی زوجہ بھی شوہر کے جانے پر راضی نہ تھی۔ غرض قاضی بھائی کی ہدایت کے بموجب اُس عورت کے پاس آیا کرتا اور اس کے کام انجام دیا کرتا یہاں تک کہ اُس عورت کی محبت اُس کے دل میں غالب ہوگئی اور اُس کو زنا پر آمادہ کرنا چاہا عورت نے انکار کیا۔ قاضی نے قسم کھا کر کہا کہ اگر تو منظور نہ کرے گی تو میں بادشاہ سے کہوں گا کہ اس عورت نے زنا کی ہے۔ اُس نے کہا جو چاہے کر لیکن میں اپنی عزّت و عفت کو برباد نہ کروں گی۔ قاضی جب اُس سے مایوس ہُوا تو اپنی رسوائی کے خوف سے خود بادشاہ سے شکایت کی اور اس زن صالحہ کو زنا سے مہتم کیا اور کہا میں نے تحقیق کرلی ہے اور مجھ پر ثابت چکا ہے۔ بادشاہ نے کہا پھر اس کو سنگسار کرو۔ قاضی پھر اُس کے پاس آیا اور بولا کہ بادشاہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے سنگسار کروں اگر تو میری بات نہ مانے گی تو میں ضرور تجھ کو

سنگسار کر دوں گا۔ اُس زن عفیفہ نے کہا میں ہر گز تیری خواہش منظور نہیں کر سکتی تو جو چاہے کر۔ آخر قاضی نے لوگوں کو بُلایا اور اُس عورت کو صحرا میں لے گیا۔ ایک گڑھا کھود کر اُس میں بٹھایا اور سنگسار کر دیا۔ یہاں تک کہ اُس کو اُس کے مرنے کا یقین ہو گیا۔ اُن کے واپس جانے کے بعد رات کے وقت چونکہ عورت میں کچھ جان باقی تھی اُس نے کوشش کر کے پتھروں کو ہٹایا اور اس گڑھے سے باہر آئی اور گرتی پڑتی کسی طرح ایک دَیر تک پہنچی، رات بھر اُس کے دروازہ پر پڑی رہی صبح کو دَیرانی نے دروازہ کھولا تو اس عورت کو مجروح و خستہ حال دیکھا اُس سے حالات دریافت کئے اُس نے تمام ماجرا بیان کیا، دَیرانی کو اُس پر رحم آگیا اس کو دَیر میں لے گیا۔ اُس کے ایک خورد سال لڑکا تھا۔ دُیرانی کے پاس مال و سامان بہت کافی تھا اُس نے اُس عورت کا علاج کیا یہاں تک کہ اُس کے زخم سب اچھے ہو گئے۔ اُس نے اپنے لڑکے کو تربیت کے واسطے اُس عورت کے سُپرد کیا۔ اُس دُیرانی کا ایک غلام تھا جو دَیرانی کی خدمت کیا کرتا تھا کچھ مدت کے بعد وہ غلام اُس عورت پر عاشق ہوا اور اُس سے ناجائز خواہش کی اور کہا اگر تو راضی نہ ہو گی تو تجھے مار ڈالوں گا۔ اس مظلومہ نے کہا جو چاہے کر لیکن یہ امر ممکن نہیں کہ مجھ سے ہو سکے۔ آخر اُس غلام نے دَیرانی کے لڑکے کو مار ڈالا اور راہب سے کہا کہ آپ نے اس زن زناکار پر رحم کیا اس کو جگہ دی اور اپنے لڑکے کو اس کے سپرد کر دیا اور اُس نے یہ عوض دیا کہ آپ کے فرزند ہی کو مار ڈالا۔ دُیرانی نے عورت کو بُلا کر پوچھا کہ میں نے تجھ پر احسانات کئے اور تو نے اُن کا یہ بدلا دیا؟ عورت نے تمام روئیداد بیان کی مگر دُیرانی کو یقین نہ آیا اس نے کہا میں اب تجھے یہاں نہیں رہنے دوں گا میرے دُیر سے چلی جا اور بیس درہم اسکو زاد راہ دیکر رات کے وقت نکال دیا۔ وہ غریب تمام رات چلتی رہی صبح ایک گاؤں میں پہنچی تو دیکھا کہ ایک شخص دار پر کھینچا گیا ہے اور ابھی زندہ ہے۔ اُس کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بیس درہم کا قرضدار ہے اور ان کے یہاں کا یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص بیس درہم کا قرضدار ہوتا ہے اُس کو دار پر لٹکا دیتے ہیں اور جب تک ادا نہیں کرتا اس کو نہیں

اُتارتے۔اُس عورت نے یہ سُن کر وہ بیس درہم ان کو دیدیئے اور اس شخص کو رہا کر دیا۔اُس شخص نے کہااے مہربان خاتون آپ کے ایسا احسان مجھ پر کسی نے نہیں کیا کہ آپ نے مجھے موت سے بچالیا لہٰذا آپ جہاں جائیں گی میں آپ کی خدمت کے لئے ساتھ ساتھ رہونگا۔ غرضکہ دونوں ہمراہ چلے اور ایک دریا کے کنارے پہنچے وہاں چند کشتیاں دیکھیں۔ مرد نے کہا آپ ٹھہریں میں ان کشتیوں کے مالک کی مزدوری کرکے کچھ کھانے کا انتظام کرتاہوں۔ پھر ان کشتی والوں کے پاس آیااور پوچھاکہ ان کشتیوں میں کس قسم کے سامان ہیں۔انہوں نے بتایا مختلف قیمتی چیزیں مثل جواہرات و عنبر و غیرہ کے ہیں اور یہ دوسری کشتی جو خالی ہے وہ خود ہماری سواری کے لئے ہے اُس نے پوچھاکہ ان چیزوں کی قیمت کیا ہو گی۔ کہا بہت زیادہ کہ ہم کو بھی صحیح طور پر نہیں معلوم۔اُس نے کہامیرے پاس ایک چیز ہے جو تمہارے سامان سے زیادہ قیمتی ہے پوچھاوہ کیا؟ اُس نے کہاایک کنیز ہے نہایت حسین و جمیل کہ اس سے زیادہ حسین تم نے کبھی دیکھانہ ہو گا تو انہوں نے کہاکہ اُسے ہمارے ہاتھ فروخت کردو۔اس نے کہاپہلے تم میں سے کوئی جاکر اُسے دیکھ تولے اس طرح کہ وہ کنیز نہ جاننے پائے پھراس کے بعد مجھے اُس کی قیمت دینااور جب میں قیمت لے کر چلاجاؤں تواس پر قبضہ کرنا۔اُن لوگوں نے منظور کیااور ایک آدمی اُس عورت کو دیکھنے کے لئے بھیجااس نے آکر بیان کیا کہ اس سے زیادہ خوبصورت میں نے کوئی عورت نہیں دیکھی ہے غرض دس ہزار درہم میں اُس مرد نے اُس زن مظلومہ کو فروخت کردیااور قیمت لے کر چل دیا جب وہ غائب ہو گیاتولوگ اس کے پاس آئے اور کہااے کنیز کشتی میں چل کر بیٹھ اُس عورت نے پوچھاکیوں؟ان لوگوں نے کہاتیرے آقاسے ہم نے تجھ کو خرید لیاہے اُس نے کہاوہ میرا آقااور مالک نہیں ہے۔لوگوں نے کہا(حیلے حوالے مت کر) اگر توبخوشی نہیں چلے گی توہم زبردستی لے چلیں گے آخر مجبُور ہو کر وہ اُن کے ساتھ دریا کے کنارے آئی۔جب کشتیوں کے پاس پہنچی تواُن میں ہر ایک ایک دوسرے سے بدگمان ہو گیا(اور اس عورت کا کشتی پر بیٹھنا گوارانہ کیا) آخر جس

کشتی پر اُن کے سامان تھے اس پر سوار کیا اور خود سب کے سب اُس خالی کشتی میں سوار ہو کر روانہ ہوئے جب وہ کشیتاں بیچ دریا میں پہنچیں خدا نے ایک ہوا بھیجی اور وہ کشتی جس پر سب مرد سوار تھے ڈوب گئی اور ہوا نے اس عورت کی کشتی کو ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ وہ عفیفہ کشتی سے اُتری اور کشتی کو کنارے باندھ دیا اور جزیرہ میں گھومنے لگی ایک جگہ ایک عمدہ مکان نظر آیا جس کے قریب چشمہ تھا اور میوہ وار درخت تھے دل میں بوی کہ اسی جزیرہ میں رہوں گی اور انہی درخوق کے پھل کھاؤں گی اور یہی پانی پیوں گی اور باقی عمر عبادت الٰہی میں بسر کروں گی۔ خدا نے اُس زمانہ کے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو وحی فرمائیکہ اس بادشاہ کے پاس جائیں (جس کے حکم سے قاضی نے اس عورت کو سنگسار کیا تھا) اور کہیں کہ فلاں جزیرہ میں میری ایک کنیز ہے اے بادشاہ تو اپنی تمام رعایا کر لے کر اُس کے پاس جا اور اس کے سامنے سب اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور اُس سے التجا کریں کہ وہ ان سب کے گناہوں اور خطاؤں کو معاف کر دے تو میں بھی تم کو بخشوں گا (ورنہ سخت عذاب میں مبتلا کروں گا) جب پیغمبر نے یہ پیغام اُس بادشاہ کو پہنچایا وہ اپنی تمام رعایا کو لے کر اُس جزیرہ میں آیا اور ایک عورت کو دیکھا۔ اُس کے پاس حاضر ہو کر بولا اس قاضی نے مجھ سے آکر شکایت کی کہ میرے بھائی کی زوجہ نے زنا کی ہے اور میں نے اُس کے سنگسار کا حکم دیدیا بغیر اس کے کہ کوئی گواہی طلب کرتا، ڈرتا ہوں کہ اس معاملہ میں مجھ سے کوئی ظلم ہو گیا ہو۔ کیا تم میرے لئے استغفار کرو گی؟ عورت نے کہا خدا تم کو بخشے، بیٹھ جاؤ۔ اُس کے بعد اُس کا شوہر اُس کے پاس آیا جس نے اُس کو نہ پہچانا اور کہا میری ایک زوجہ تھی نہایت نیک نفس میں اس کو چھوڑ کر شہر سے باہر گیا حالانکہ وہ راضی نہ تھی۔ میں نے اپنے بھائی سے اُس کی سفارش کی کہ اس کی کفالت کرتا رہے جب میں واپس آیا تو بھائی سے اُس کا حال دریافت کیا، معلوم ہوا کہ اُس نے بدکاری کی تھی بھائی نے اس کو سنگسار کر دیا مجھے خوف ہے کہ اُس کے بارے میں مجھ سے کوئی غلطی اور تقصیر ہوئی ہو خدا سے دُعا کرو کہ مجھے بخش دے اُس نے کہا خدا تم کو بھی معاف کرے بیٹھ

جاؤ۔ اور اس کو بادشاہ کے پہلو میں بٹھایا۔ پھر قاضی آیا اور اُس نے اپنی غلطیاں بیان کیں اور کہا میرے لئے خدا سے مغفرت طلب کرو اُس نے کہا خدا تم کو بھی بخش دے بیٹھ جاؤ اور اپنے شوہر کی جانب رُخ کر کے کہا کہ سُن لو۔ اُس کے بعد دَیرانی نے معذرت کی۔ اُس کو بھی کہا خدا تم کو بھی بخشے تم بھی بیٹھ جاؤ پھر دَیرانی کا غلام حاضر ہوا اور اُس نے اپنی شرارت و ظلم بیان کر کے کہا خدا سے میرے لئے بھی سفارش کر دو اُس نے کہا خدا تم کو بھی معاف کرے بیٹھ جاؤ۔ پھر دَیرانی سے بولی کہ سُن لو۔ سب کے بعد وہ مرد جس کو اُس نے دار پر سے چھوڑایا تھا، حاضر ہوا اور اپنی احسان فراموشی بیان کی۔ عورت نے کہا خدا تجھ کو نہ بخشے کیونکہ تو نے نیکی کے عوض بدی کی ہے۔ پھر اُس زن عابدہ نے اپنے شوہر کی طرف رُخ کیا اور بولی میں تمہاری زوجہ ہوں جو کچھ تم نے سُنا وہ سب معاملہ میرے ہی بارے میں تھا اب مجھ کو شوہر کی ضرورت نہیں، چاہتی ہوں کہ یہ کشتی جو زر و جواہر سے بھری ہوئی ہے تم لے لو اور مصرف میں لاؤ اور مجھے اسی جزیرہ میں رہنے دو کہ اپنے معبود کی عبادت کروں۔ تم نے دیکھا کہ مجھے مردوں کے ہاتھوں سے کیسی تکلیفیں پہنچیں۔ غرض شوہر نے اُس کو وہیں چھوڑا اور کشتی پر قبضہ کیا اور بادشاہ مع تمام اہلِ سلطنت کے واپس اپنے شہر آیا۔

ابن بابویہ نے حضرت علی بن حسینؑ سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کفن چور تھا جو مرُدوں کی قبر کھود کر ان کے کفن لے لیا کرتا تھا۔ اُس کا ایک ہمسایہ بیمار ہوا اس کو خوف ہوا کہ کہیں وہ میرا کفن بھی نہ لے جائے اس نے اسکو بلایا اور کہا بھائی میرا برتاؤ تمہارے ساتھ کیسا رہا ہے اس نے جواب دیا کہ آپ میرے نیک ہمسایہ ہیں۔ تب اُس نے کہا میری ایک حاجت ہے اس نے کہا فرمایئے آپ کی حاجت ضرور پوری ہوگی اُس نے دو کفن اُس کے سامنے رکھ دیئے اور کہا اس میں سے جو بہتر ہو اُسے لے لو اور دوسرا میرے لئے چھوڑ دو اور جب میں اس کفن میں دفن کر دیا جاؤں تو میری قبر مت کھودنا اور مجھے عریاں مت کرنا اُس نے کہا

آپ اطمینان رکھیں آپ کے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا۔ مرد بیمار نے اصرار کرکے ایک کفن اس کو دیدیا جو بہتر تھا۔ جب وہ مر گیا اور اس کو دفن کر دیا گیا تو اُس کفن چور نے سوچا کہ اب یہ کیا جانے کہ میں نے اس کا کفن لے لیا ہے یا چھوڑ دیا ہے۔ آخر ان کی قبر پر آکر اس کو کھودنا چاہا۔ ناگاہ ایک آواز سُنی کوئی کہتا ہے کہ قبر کو مت کھودو۔ یہ سُن کر وہ ڈرا اور واپس چلا گیا اور اپنے لڑکوں کو جمع کرکے کہا میں تمہارے لئے کیسا باپ ہوں۔ وہ بولے نہایت مہربان۔ تو کہا میں تم سے ایک خواہش رکھتا ہوں۔ پوچھا وہ کیا جو کچھ کہئے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ اُس نے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا دینا، جب میں جل جاؤں میری ہڈیوں کو چور کرکے جب تیز اور سخت ہوا چلے تو اُس میں سے نصف صحرا کی جانب اور باقی نصف دریا کی طرف اُڑا دینا۔ لڑکوں نے کہا اچھا ایسا ہی کریں گے جب وہ مر گیا تو اس کی وصیت کے موافق لڑکوں نے عمل کیا۔ اُسی حال میں خدا نے صحرا کو حکم دیا کہ جو کچھ تیری طرف اُس شخص کی ہڈیاں آئی ہیں اُن کو یکجا کر۔ اسی طرح دریا کو حکم دیا کہ جو کچھ تجھ میں ہے اس کی ہڈیاں جمع کر اور اس کو زندہ کرکے کھڑا کیا اور پوچھا کہ کس سبب سے تو نے ایسی وصیت کی تھی اُس نے عرض کی معبود تیری عزّت کی قسم تیرے خوف سے ایسا کیا تھا فرمایا اچھا اگر میرے خوف سے ایسا کیا ہے تو تیرے دعویداروں کو میں (روز قیامت) راضی کروں گا اور تیرے خوف کو امن سے بدل دوں گا اور تیرے گناہوں کو بخش دوں گا۔

بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک بدکار عورت بنی اسرائیل میں تھی جو نوجوانوں کو اپنے اوپر فریفتہ کیا کرتی۔ ایک روز ایک شخص نے اُس سے کہا اگر فلاں مشہور عابد اس کو دیکھے تو ضرور عاشق ہو جائے اُس عورت نے جب یہ سُنا تو بولی خدا کی قسم اُس کے گھر جا کر اُس کو راہ پر لاؤں گی اور اسی شب وہ اس کے گھر پہنچی دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا اے عابد آج رات مجھے پناہ دے اُس نے انکار کیا۔ عورت نے کہا بنی اسرائیل کے چند نوجوانوں نے میرا پیچھا کر رکھا ہے اور مجھ سے زنا کرنا چاہتے ہیں میں اُن سے بھاگ کر پناہ لینے آئی ہوں۔ اگر تم دروازہ نہ

کھولو گے تو وہ یہاں پہنچ جائیں گے اور میری عصمت زری کریں گے۔ عابد نے جب یہ بات سُنی دروازہ کھول دیا۔ عورت گھر میں داخل ہوئی اور اپنے برقعہ کو اُتارا۔ عابد نے حسن و جمال کو دیکھا تو بے اختیار ہو گیا (اور ہوش و حواس کھو بیٹھا) جب ہوش آیا تو اپنا ہاتھ اُس عورت کے جسم پر دیکھا اُسی وقت متنبہ ہوا اور ہاتھ ہٹا لیا۔ ایک دیگ اُس کے یہاں تھی جس کے نیچے آگ جلا کرتی تھی وہ دوڑا ہوا گیا اور اپنے اُس ہاتھ کو دیگ کے نیچے آگ میں رکھ دیا۔ عورت نے پوچھا یہ کیا کرتے ہو اُس نے کہا اپنے ہاتھ کو دُنیا کی آگ سے جلاتا ہوں شاید عقبیٰ کی آگ سے نجات پا جاؤں۔ عورت دوڑی ہوئی باہر گئی اور بنی اسرائیل کو اطلاع دی کہ عابد کی خبر لو وہ اپنا ہاتھ جلائے ڈالتا ہے۔ لوگ یہ سُن کر اُس کے گھر پر دوڑے ہوئے آئے مگر اس وقت پہنچے جبکہ عابد کا تمام ہاتھ جل چکا تھا۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک عابد نے عورتوں سے علیٰحدگی اختیار کر رکھی تھی اس سبب سے شیطان کے شر سے بیخوف ہو گیا تھا۔ ایک مرتبہ ایک رات اس کے گھر ایک عورت مہمان آ گئی اور اس کے دل میں شیطان وسوسے ڈالنے لگا۔ جیوں جیوں وہ ملعون اُس عابد کو وسوسہ میں مبتلا کرتا عابد اپنی انگلیوں میں سے ایک اُنگلی آگ میں ڈال دیتا تاکہ آتش جہنم یاد آتی رہے اس طرح قیامت کی آگ سے شیطانی وسوسہ کو یاد دلاتا رہا اور شعلۂ آتش اُس کی خواہش بد کو زائل کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو اُس عورت سے کہا تو آج کی شب میرے لئے بڑی مہمان ثابت ہوئی بس اب چلی جا۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادقؑ کی خدمت میں ایک شخص کی عبادت اور دینداری کی تعریف کی حضرت نے دریافت کیا کہ اس کی عقل کتنی ہے عرض کی مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا ثواب بقدر عقل ہوا کرتا ہے۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عبادت گذار تھا۔ وہ ایک جزیرہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔ وہ جزیرہ بہت سرسبز و شاداب تھا جس میں

چشمے صاف وشفاف اور بہت سے میوہ دار درخت تھے۔ ایک روز اُس کی طرف ایک فرشتہ کا گذر ہوا جس کو اُس کی عبادت بہت پسند آئی اور بارگاہ معبُود میں عرض کی پالنے والے اس کی عبادت کے ثواب سے مجھے آگاہ فرما۔ خدانے جب اُس کو اُس کے ثواب سے مطلع کیا تو فرشتہ کو عبادت کے مقابلہ میں ثواب بہت کم معلوم ہوا اُس وقت خدا نے اس کو وحی فرمائی کہ جاکر اُس عابد کی مصاحبت اختیار کرے۔ وہ فرشتہ انسان کی صورت میں اُس کے پاس آیا عابد نے اُس سے پوچھا تم کون ہو اُس نے کہا میں بھی عبادت گذار ہوں میں نے اس مقام کی اور تیری عبادت کی تعریف سُنی تو میں نے چاہا کہ تیرے پاس رہ کر عبادت خدا کیا کروں۔ دوسرے روز صبح کو فرشتہ نے کہا، یہ تمہارا مکان بہت دلکشا اور عبادت ہی کے لائق ہے۔ عابد نے کہا اس میں ایک عیب ہے پوچھا وہ کیا کہا ہمارے خدا کا کوئی گدھا نہیں کہ ہم اُس کو اس مقام پر چرائیں تا کہ یہ گھاس (چارہ) ضائع نہ ہوتی۔ فرشتہ نے کہا خدا کو گدھے کی ضرورت نہیں اُس نے کہا اگر وہ گدھا رکھتا ہوتا تو یہ گھاس ضائع نہ ہوتی اُس وقت خدا نے اس فرشتہ کو وحی فرمائی کہ میں نے اُس (کے عمل) کا ثواب اُس کی عقل کے موافق قرار دیا ہے۔

بسند حسن حفص بن البختری سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ تاخیر سے صبح کو گیا جب حضرت صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے دیر میں آنے کا سبب پوچھا میں نے عرض کی حضور پر فدا ہوں میں ایک شخص کا ضامن ہو گیا تھا جس نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا اور اپنا قرض ادا نہ کیا اور مجھ سے مطالبہ کیا گیا اس سبب سے حج کے لئے (پہلے سے) نہ آسکا حضرت نے فرمایا تجھ کو کسی کی ضمانت کی کیا پڑی تھی کیا تو نہیں جانتا کہ ضامن ہونے کے سبب قرنہائے گذشتہ ہلاک ہو گئی۔ پھر فرمایا کہ ایک جماعت نے بہت گناہ کئے اور اپنے گناہوں سے بہت خائف و ہراساں ہوئے تو ایک دوسری جماعت نے (ہمدردی میں کہا) کہ تمہارے تمام گناہ ہمارے سر ہیں اس لئے خدا نے ان لوگوں پر عذاب نازل فرمایا کہ وہ لوگ تو میرے عذاب سے ڈرے اور تم کو

اس قدر جرات (کہ میرا خوف ہی نہ ہوا)۔

بسند معتبر حمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ گذشتہ زمانہ میں ایک شخص پیغمبروں کی اولاد میں سے تھا نہایت مالدار۔ وہ اپنا مال کمزوروں محتاجوں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا تھا۔ اُس کے مرجانے کے بعد اُس کی زوجہ بھی اُسی طرح خرچ کرتی رہی۔ تھوڑی مدت میں وہ تمام دولت صرف ہوگئی۔ اُس شخص کے ایک فرزند تھا جب وہ بڑا ہوا جس کے پاس جاتا وہ اس کے باپ کے لئے رحمت کی اور اُس کے لئے عقل و نیکی کی دُعا کرتے۔ اس لڑکے نے اپنی ماں سے پوچھا کہ میرے باپ کا کیا طریقہ تھا کہ جس کے پاس جاتا ہوں میرے پدر کے لئے (خدا سے) رحمت چاہتا ہے اور میرے لئے دُعا کرتا ہے۔ ماں نے کہا تیرا باپ نہایت صالح اور نیک مرد تھا اور بہت مالدار تھا اور اپنا مال محتاجوں اور غریبوں پر صرف کیا کرتا تھا اُس کے مرجانے کے بعد میں بھی اُسی کے طریقہ پر مال خرچ کرتی رہی آخر وہ تمام مال صرف ہوگیا۔ لڑکے نے کہا، اماں جان میرے پدر بزرگوار جو کچھ کرتے تھے اُس کا ثواب اُن کو حاصل ہوتا تھا اور آپ نے جو کچھ کیا اُس کا حق آپ کو نہ تھا اور مستحق عذاب ہوگئیں۔ ماں نے کہا کس سبب سے؟ لڑکے نے کہا اس لئے کہ میرے باپ جو کچھ کرتے تھے اپنے مال سے کرتے تھے اور آپ نے دوسرے کا (یعنی میرا) مال صرف کرڈالا۔ ماں نے کہا اے فرزند تو نے سچ کہا لیکن مجھے گمان نہ تھا کہ تو مجھ پر اعتراض کریگا اور وہ مال میرے لئے حلال نہ قرار دے گا۔ لڑکے نے کہا میں نے آپ کے لئے حلال قرار دیا اب کچھ اور بھی ہے کہ میں اس کو اپنا ذریعہ معاش قرار دوں اور خدا کا فضل حاصل کروں شاید خدا ہم کو فارغ البالی نصیب کرے۔ اُس نے کہا سو درہم میرے پاس ہیں لڑکے نے کہا خدا چاہے گا تو اسی میں برکت دیگا وہ تو بڑا برکت دینے والا ہے خواہ مال کم ہی ہو۔ غرض وہ سو درہم لے کر طلب روزی کے لئے نکلا اور روانہ ہوا یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچا۔ دیکھا سرراہ ایک شخص مردہ پڑا ہوا ہے جس کے چہرے سے آثار نیکی و صلاح ظاہر ہیں لڑکے نے اس کو دیکھ کر دل میں کہا اس سے

بہتر تجارت کیا ہوگی کہ اس مرد صالح کو غسل وکفن دوں اس پر نماز پڑھوں اور دفن کروں۔ غرض اس کی تجہیز و تکفین میں اسی (۸۰) درہم صرف ہوئے۔ اب اُس کے پاس بیس درہم باقی رہے۔ پھر وہاں سے طلب فضل خدا اور حصول نعمت کے لئے آگے بڑھا راستہ میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی اُس نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ کہا خدا کا فضل اور روزی کی تلاش میں، پوچھا کتنا سرمایہ ہے؟ کہا بیس درہم اُس شخص نے کہا بیس درہم میں کیا ہوگا؟ لڑکے نے کہا اگر خدا چاہتا ہے تو تھوڑی چیز میں بھی بہت برکت دیتا ہے اُس مرد نے کہا سچ ہے۔ اچھا اگر میں تم کو کچھ بتاؤں تو میرے کہنے پر عمل کروگے لیکن شرط یہ ہے کہ جس قدر نفع ہو اُس میں سے نصیف میرا حصّہ ہوگا؟ لڑکے نے کہا منظور ہے تو اس شخص نے بتایا کہ اس راہ سے جس پر تم چل رہے ہو تم ایک مکان تک پہنچوگے۔ اُس گھر کے لوگ تمہاری ضیافت کریں گے تم قبول کرنا اور ان کے مہمان ہونا جب تم اُن کے گھر میں داخل ہوگے اور بیٹھوگے تو جب خادم تمہارے لئے کھانا لائے گا تو اُس کے ساتھ ایک سیاہ بلیّ بھی ہوگی تم اس خادم سے کہنا کہ یہ بلیّ میرے ہاتھ فروخت کردو وُہ انکار کرے گا تم اصرار کرنا آخر وہ مجبوُر ہو کر کہے گا کہ اس کی قیمت بیس درہم لوں گا۔ تم بیس درہم دے کر بلیّ لے لینا۔ اس کو ذبح کر کے اس کا سر جلا دینا پھر اس کے سر کا مغز لے کر فلاں شہر چلے جانا وہاں کا بادشاہ نابینا ہو گیا ہے۔ وہاں لوگوں سے کہنا کہ میں بادشاہ کا علاج کر سکتا ہوں اور اُن لوگوں کو مردہ دیکھ کر خوف مت کرنا جو بادشاہ کے علاج کے لئے آئے تھے اور کامیاب نہ ہوسکے تو دار پر کھینچ دیئے گئے۔ اور علاج کرنے کی جو شرط چاہو کرنا پہلے روز اُس بلیّ مغز کی ایک سلائی بادشاہ کی آنکھوں میں لگانا اُس کا اثر ظاہر ہوگا اگر وہ اصرار کرے کہ زیادہ دوا لگاؤ تو منظور نہ کرنا دوسرے اور تیسرے روز بھی ایک ہی ایک سلائی اُس کی آنکھوں میں لگانا زیادہ نہ کرنا۔ غرض وہ لڑکا روانہ ہوا اور ان لوگوں کا مہمان ہوا۔ وہاں سے بلیّ خرید کی اور بادشاہ کے شہر میں پہنچا اور اس کے علاج میں مشغول ہوا۔ پہلے روز ایک سلائی بلیّ کے مغز سے لے کر اس کی آنکھوں میں

لگائی کچھ فائدہ معلوم ہوا دوسرے روز وہ کچھ دیکھنے لگا اور تیسرے روز بالکل بینا ہو گیا۔ اور اس کی آنکھیں مثل سابق روشن ہو گئیں۔ پھر تو بادشاہ نے اُس سے کہا تمہارا مجھ پر بے حد احسان اور بے انتہا حق ہے کہ میری بادشاہی مجھ کو واپس دے دی ہے، میں اس کے صلہ میں تم کو اپنی دختر دیتا ہوں لڑکے نے کہا کہ میری ماں زندہ ہے اور میں اُس سے جُدا نہیں رہ سکتا۔ بادشاہ نے اپنی لڑکی اُس سے تزویج کر دی اور کہا جب تک تمہارا دل چاہے میرے پاس رہو اور جب چاہو اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ اور لڑکی کو اپنے ہمراہ لے جاؤ۔ لڑکا ایک سال تک بادشاہ کے پاس نہایت عزّت اور شان و شوکت کے ساتھ مقیم رہا ایک سال کے بعد اپنے وطن کا ارادہ کیا۔ بادشاہ نے بے انتہا مال و زر اور بے حساب سامان اونٹ گائے گوسفند وغیرہ اُس کو دیئے۔ لڑکا مع اپنی زوجہ اور تمام سامان کے روانہ ہوا اور پہلے اُس مقام پر آیا جہاں اُس شخص سے ملاقات ہوئی تھی جس نے اس کو یہ طریق علاج بتایا تھا وہ شخص اُسی جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ لڑکے کو دیکھتے ہی اُس نے کہا صاحبزادے تم نے اپنے عہد کو کیوں پورا نہ کیا؟ لڑکے نے کہا (بادشاہ کے پاس رہ کر جو کچھ میں نے کھایا پیا اور خرچ کیا) ان تمام گذرے ہوئے مال و نعمات کو میرے لئے حلال کر دیجئے اور موجودہ مال و متاع جو کچھ میرے ساتھ ہے اُس میں سے نصف حاضر ہے۔ لڑکے نے تمام سامان کے دو حصّے کئے اور کہا اس میں سے جو حصّہ آپ پسند کریں لے لیں۔ اُس شخص نے کہا تو نے انصاف سے کام نہیں لیا لڑکے نے پوچھا کیونکر؟ جواب دیا کہ عورت بھی تو اسی کمائی میں شامل ہے۔ میں اُس میں بھی شریک ہوں۔ لڑکے نے کہا آپ نے سچ کہا، اچھا تو تمام مال و زر آپ لے لیں اور عورت کو میرے لئے چھوڑ دیں۔ اُس نے کہا نہیں میں تو عورت میں سے بھی اپنا حصّہ چاہتا ہوں اُس وقت لڑکے نے آرہ منگایا اور اُس عورت کے سر پر رکھا کہ اُس کے دو ٹکڑے کر کے ایک حصّہ اُس مرد کو دیدے تب اُس شخص نے کہا، ہاں اب تم نے اپنا عہد پُورا کر دکھایا۔ یہ عورت اور یہ تمام سامان، زر و دولت سب کچھ تمہارا ہی ہے لیجاؤ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں میں

ایک فرشتہ ہوں خدا نے مجھے اس لئے بھیجا تھا کہ میں تم کو اُس عمل کا صلہ دوں جو تم نے اُس مردہ کے ساتھ کیا تھا جو سر راہ پڑا ہوا تھا۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جو امور دُنیا میں کبھی مشغول نہ ہوتا تھا۔ ابلیس ملعون (کو اس سے سخت اذیت تھی اس) نے اپنی ناک سے سیٹی بجائی (جس کو سُن کر) اُس کا تمام لشکر اُس کے پاس حاضر ہوا اُس نے کہا تم میں کون ہے جو فلاں عابد کو گمراہ کرے۔ اُن میں ایک تیار ہوا اُس نے پوچھا کیونکر گمراہ کرے گا اُس نے کہا عورتوں کے ذریعہ ہے۔ ابلیس بولا یہ ممکن نہیں وہ کبھی عورتوں کی طرف نہیں رجوع ہوا ہے اور نہ اُن کی لذت سے واقف ہے۔ دوسرے شیطان نے کہا میں جانتا ہوں اور شراب وغیرہ کے ذریعہ سے بہکاؤں گا۔ اس نے کہا تو بھی اس طرح اس کو فریب نہیں دے سکتا۔ تیسرے ملعون نے کہا میں جانتا ہوں ابلیس نے پوچھا تو کیا کرے گا اُس نے کہا میں عبادت و پارسائی ظاہر کر کے بہکاؤں گا اُس نے کہا تو کامیاب ہو گا۔ غرض وہ شیطان ایک مرد کی شکل میں اُس مکان میں آیا جہاں وہ عابد عبادت کیا کرتا تھا اور اُس کے برابر کھڑا ہو کر عبادت میں مشغول ہو گیا۔ عابد کبھی کبھی آرام بھی کرتا لیکن وہ کبھی نہ سوتا تھا نہ ایک لمحہ آرام کرتا تھا۔ یہ دیکھ کر عابد نے اُس کی عبادت کے مقابلہ میں اپنی عبادت کو بہت حقیر کہا اور انکساری و خلوص کے ساتھ اُس کے پاس آیا اور پوچھا کہ کس سبب سے آپ کو اسقدر عبادت کی طاقت حاصل ہو گئی ہے۔ اُس ملعون نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر عابد دوسری مرتبہ اُس کے پاس گیا اور التجا کی کہ وہ کچھ بات کرے اور پوچھا کہ کس عمل کے سبب سے آپ اس مرتبہ تک پہنچے ہیں؟ اُس نے کہا اے بندۂ خدا مجھ سے ایک گناہ ہو گیا تھا میں نے توبہ کی اور ہر وقت اس گناہ کا خیال رکھتا ہوں اسی سبب سے نماز کی طاقت مجھ کو حاصل ہوتی رہتی ہے۔ عابد نے کہا بتایئے وہ کون گناہ تھا تاکہ میں بھی عمل میں لاؤں۔ اور توبہ کروں شاید آپ کے درجہ تک پہنچ جاؤں اور یہ طاقت جو آپ کو حاصل ہے مجھے بھی نماز کے لئے اتنی ہی قوت حاصل

ہو جائے۔ اُس نے کہا فلاں شہر میں جا اور وہاں فلاں فاحشہ کے مکان میں داخل ہو اور دو درہم اُس کو دے کر اُس کے ساتھ زنا کر۔ عابد نے کہا دو درہم کہاں سے لاؤں میں جانتا بھی نہیں کہ دو درہم کیا چیز ہے میں تو کبھی دُنیا کی جانب متوجہ نہیں ہوا۔ شیطان نے اپنے قدموں کے نیچے سے دو درہم نکال کر اُس کو دیئے۔ عابد اپنے لباس پارسائی میں شہر کی جانب متوجہ ہوا اور اُس فاحشہ کا مکان دریافت کیا۔ لوگوں نے سمجھا کہ وہ اُس فاحشہ کی ہدایت کے لئے آیا ہے اُس کا مکان بتا دیا۔ جب عابد اُس کے مکان میں داخل ہوا وہ دونوں درہم اُس کے سامنے پھینکے اور کہا اُٹھ، وہ عورت اُٹھی اور اس کو کمرے میں لے گئی اور کہا اے شخص تو میرے پاس اس ہیئت میں آیا ہے کہ کوئی شخص اس لباس تقولے وطہارت میں نہیں آتا، مجھے اپنا حال بتا کیا سبب ہے کہ تو اس فعل بد پر آمادہ ہوا۔ عابد نے اس سے تمام روئیداد بیان کی اُس عورت نے کہا اے بندۂ خدا گناہ کا ترک کرنا بہت آسان ہے توبہ کرنے سے۔ ایسا نہیں ہے کہ جو چاہے توبہ کر لے اور اس کو (ایسا بلند مرتبہ) میسر ہو جائے۔ یقیناً وہ شخص شیطان ہے جو تیرے ورغلانے اور بہکانے کو آیا ہے۔ واپس جا اور اب تو اس کو وہاں نہ پائے گا عابد یہ سُن کر واپس ہوا۔ وہ زن فاحشہ اُسی رات مر گئی۔ صبح کو لوگوں نے اس کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ شہر کے تمام لوگ اس کے جنازہ میں حاضر ہوں کیونکہ یہ عورت اہل بہشت سے ہے۔ لوگ شک و شبہ میں پڑ گئے اور تین روز تک اس کو دفن نہیں کیا اُس وقت خدا نے اُس زمانہ کے پیغمبر کو وحی فرمائی۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ حضرت موسیٰؑ تھے (حکم خدا ہوا کہ) جاؤ فلاں فاحشہ کے جنازہ کی نماز پڑھو اور لوگوں کو حکم دو کہ وہ بھی اس کی نماز میت پڑھیں کیونکہ میں نے اس کو بخش دیا اور بہشت اُس پر واجب قرار دیدی اس سبب سے کہ اُس نے میرے اُس بندہ کو میرے نافرمانی سے باز رکھا۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally